

عالم اسلام اور ماسکو کی پالیسی

محمد ظہیر الدین بھٹی

یہ دلچسپ مضمون ایک روسی اخبار "نیزاویسما یا گا زینا" میں شائع ہوا۔ اس میں روسی نقطہ نظر کی نمائندگی کرتے ہوئے، مضمون نگار نے روسی حکومت کے سامنے مسلمانوں کے بارے میں چند حقائق رکھے ہیں اور تجاویز پیش کی ہیں۔ اس مضمون کا عربی ترجمہ ہفت روزہ "المجتمع" (۱۹ مئی ۹۸) میں شائع ہوا۔ اس کے اہم نکات، قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں۔ (مدیر)

روس، سابق سوویت یونین کا وارث ہے جو اقتصادی بد حالی کے نتیجے میں، اب اقوام عالم میں، اقتصادی لحاظ سے ۵۵ ویں نمبر پر ہے۔ سابق سوویت یونین کے ممالک کے سوا، اس کا دنیا میں کوئی مخلص حلیف نہیں۔ مغرب اور بالخصوص امریکہ روس کو طاقتور نہیں دیکھنا چاہتا۔ ادھر چین اپنے آپ کو مضبوط کر رہا ہے۔ وہ کئی روسی علاقوں پر اپنا حق سمجھتا ہے۔ روس کے جنوب میں ترکی ہے جو امریکہ کا حلیف ہے۔ وہ قفقاز اور وسط ایشیا میں خصوصی کردار ادا کرنے کا متمنی ہے۔

افغانستان پر حملے سے پہلے، عالم اسلام روس کے بارے میں قدرے نرم گوشہ رکھتا تھا مگر افغانستان میں فوجی مداخلت اور تاجکستان اور چیچنیا کے بارے میں روسی رویے کی وجہ سے عالم اسلام روس سے مایوس ہو چکا ہے۔ اسے ناقابل اعتماد تصور کیا جاتا ہے اور اسلام کا دشمن نمبر ایک سمجھا جاتا ہے۔

اسلام اپنے پیروکاروں کی تعداد کے لحاظ سے پوری دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب کے قریب ہے۔ چودہ ممالک میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے جب کہ ۱۴۰ سے زیادہ ممالک میں مسلمانوں کی بڑی بڑی آبادیاں ہیں۔ مسلم ممالک زبردست اقتصادی وسائل و امکانات سے مالا مال ہیں۔ بین الاقوامی سیاسی میدان میں اسلام کا کردار اساسی ہے۔

کچھ لوگ اسلام پر تشدد پسندی کا الزام لگاتے ہیں، روسی صحافت بھی اس تہمت طرازی میں برابر کی شریک ہے۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کی شدت پسند تنظیمیں درحقیقت عالم اسلام پر مغربی ممالک کی چیرہ دستیوں کا رد عمل ہیں۔ ابتدا میں یہ انتہا پسند تنظیمیں صرف مغرب کے خلاف تھیں۔ پھر ساٹھ اور ستر کے عشرے میں امریکہ کی پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بن کر اٹھیں۔ یہ روس کی مخالفت میں بھی سرگرم رہیں۔ مسلم انتہا پسند اقلیت میں ہیں، مسلمانوں کی غالب اکثریت نہایت پر امن ہے۔

”اسلامی مملکت“ کے قیام کی کوششوں کو انتہا پسندی سے تعبیر کرنا ایک غلط فہمی ہے۔ ”اسلامی مملکت“ سے مراد ہے، دینی اور سیکولر امور کو، اسلام کے دیے گئے اصولوں کے مطابق چلانا۔ اسلامی ملک میں اقتدار اعلیٰ کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ اس میں عادلانہ نظام شریعت اعتدال کے ساتھ چلایا جاتا ہے۔ ”اسلامی ریاست“ ایک عصری اقتصادی و سیاسی نقطہ نظر ہے جس میں ہر دور اور ملک کی ترقی کی خصوصیات جھلکتی ہیں۔

روس میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً ۲ کروڑ ہے۔ روس کا مستقبل ان مسلمانوں کے ساتھ مناسب طرز عمل پر منحصر ہے۔ یورپی اور ایشیائی ملک ہونے کی بنا پر روس کو ایسا موقف اپنانا چاہیے جو مشرق و مغرب دونوں کے لیے قابل قبول ہو۔

روس کے برعکس، امریکی طرز عمل مسلمانوں کے قریب تر ہے۔ امریکہ نے ایسی پالیسی اختیار کی ہے کہ مسلم ممالک اس کے طرف دار ہیں، مثلاً امریکہ کے خلیجی ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات، بوسنیا کے بارے میں موزوں پالیسی، مشرق وسطیٰ کے بحران کو کم کرنے کی امریکی کوشش وغیرہ۔ مسلم ممالک میں سے عراق، ایران اور لیبیا کے ماسواہ کے ساتھ امریکہ کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ البتہ مسلم اور غیر مسلم ممالک میں قائم کئی مسلم تنظیمیں امریکہ سے سخت نفرت کرتی ہیں۔

ان حالات میں روس کا فرض ہے کہ وہ داخلی اور خارجی دونوں محاذوں پر اپنے رویے میں اصلاح کرے۔ تاجکستان اور چینیا میں امن و استحکام کے لیے فعال پالیسی اپنائے۔ خارجہ پالیسی میں مضبوط اقتصادی تعاون کے لیے کوشش کرے۔ خلیج کے ممالک، پاکستان، ایران، شام، مصر، عراق اور لیبیا کے ساتھ اسلحہ فراہم کرنے میں تعاون کرے۔ عراق اور لیبیا کو عالمی حصار سے نکلنے کے لیے جلد از جلد اقدام کرے۔ امیر

مسلم ممالک کی مالیات سے استفادے کے لیے ایک مناسب حکمت عملی وضع کرے۔ اس سلسلے میں روس میں بسنے والے مسلم رہنماؤں اور بیرونی اسلامی ذرائع کا تعاون حاصل کرے اور اسلامی ممالک کے ساتھ تعاون کرے۔ عام مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے بین الاقوامی کانفرنسوں کا انعقاد کرے۔

اب وقت آگیا ہے کہ روس، دسمبر ۱۹۷۹ء میں افغانستان میں فوج کشی کی غلطی کو تسلیم کرے۔ فکر سلیم کے حامل روسی سیاست دانوں کا فرض ہے کہ وہ اس حقیقت کا اعتراف کریں کہ ان کا یہ اقدام سابق سوویت یونین کے شہریوں اور افغان عوام، دونوں کے لیے انتہائی مملکت ثابت ہوا۔ اس اقدام سے اس غریب مسلم ملک کو وہ نقصان پہنچا جس کی اس ملک کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

داخلہ پالیسی کے لیے تجویز کردہ اقدامات :

روس کو اس حقیقت کا برملا اظہار و اعتراف کر لینا چاہیے کہ روس آرٹھوڈکس عیسائی مسلم ملک ہے۔ اس لیے کہ اس کے باشندوں کی اکثریت عیسائی اور مسلمان ہے۔ ان دونوں مذہبوں کے پیروکاروں میں جس قدر تعلقات مضبوط ہوں گے، اتنا ہی ملک کو استحکام حاصل ہو گا۔ روسی مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بیرونی مداخلت کاروں سے اجتناب کریں اور اپنے ہی ملک کے مسلم بھائیوں سے تعلقات مضبوط کریں۔ آرٹھوڈکس عیسائی اور مسلمان بھی مشترکہ طور پر کام کریں۔ اس مقصد کے لیے مشترکہ اخباری بیانات کا اجرا، مختلف ملاقاتوں اور کانفرنسوں کا انعقاد، قریبی پڑوسی ممالک یا چینیا سے آنے والے پناہ گزینوں کی مشترکہ عملی امداد وغیرہ جیسے ضروری کام بجالانے ہوں گے۔ روسی مسلم قیادت کا فرض ہے کہ وہ چینیا اور تاجکستان جیسے قریبی مسلم ممالک کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے سرگرم ہو جائیں۔

آئندہ صدارتی یا پارلیمانی انتخابات کے پیش نظر، ہر روسی سیاست دان کو سمجھ لینا چاہیے کہ روس کے مسلمان، کسی ایسی سیاسی پارٹی کو ہی ووٹ دیں گے جس کا اقتصادی و سماجی منشور لاکھوں مسلم رائے و ہندوگان کو مطمئن کر سکے گا۔